سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔

ربوہ ۲۴ جون بوقت ۷ بجے صبح

پرسوں عصر کے وقت سے شام تک حضور کو بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔ کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

پیشاب کی نالی میں سوزش ہے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ بے چینی بھی بہت ہے،

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر ہونے والی

سوئٹزرلینڈ کی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح

افتتاح محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا

زیورک (بذریعہ تار) مورخہ ۲۲ جون ۱۹۶۳ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سوئٹزرلینڈ کی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سوئٹزرلینڈ کے سب سے بڑے شہر زیورک میں یہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق بھی جماعت احمدیہ ہی کو ملی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یورپ کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر ہونے والی یہ پانچویں مسجد ہے مسجد کے افتتاح کے متعلق مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"زیورک ۲۲ جون۔ الحمد للہ آج اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے (سوئٹزرلینڈ کی سب سے پہلی مسجد) "مسجد محمود" کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں یورپ کے نمائندوں اور مبلغین اسلام کے علاوہ سوئٹزرلینڈ کے ممبران پارلیمنٹ۔ زیورک کے ٹاؤن پریذیڈنٹ۔ میونسپل کونسلرز۔ ڈاکٹرز، طلباء اور مختلف ممالک کے مسلمان اور غیر مسلمان باشندوں نے شرکت کی۔ پریس اور ریڈیو کے نمائندے بھی موجود تھے۔ اس موقعہ پر متعدد مستشرقین اور غیر ملکی معززین نے خصوصی پیغامات ارسال کئے۔ نیز ایک پریس کانفرنس بھی منعقد کی گئی۔ احباب سے اس ملک میں اسلام کی روز افزوں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔"

(مشتاق احمد باجوہ)

عزیزہ طلعت کیلئے خاص دعا کی تحریک

— حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان —

جیسا کہ احباب کو اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے آجکل میری نواسی عزیزہ طلعت سلمہا جو عزیزم صاحبزادہ مرزا اظفر احمد صاحب کی بیٹی ہے ایک عرصہ سے بیمار ہے اور اب حالت بہت زیادہ تشویشناک ہو چکی ہے۔ پہلے عزیزہ کا ڈھاکہ میں انتڑیوں میں بندھن پڑ جانے کا اپریشن ہوا تھا۔ اس اپریشن کے بعد طبیعت سنبھلی نہیں بلکہ گرتی ہی چلی گئی۔ اب ڈاکٹروں نے خون کے کینسر کی بیماری تشخیص کی ہے جس کا طب میں بظاہر کوئی علاج موجود نہیں ہے۔ لیکن ہمارے شافی خدا میں سب قدرت ہے اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ وہ یقیناً شفا دینے پر قدرت رکھتا ہے لہذا میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ درد و الحاح سے پورے التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ خاص فضل و رحم کے ماتحت اپنی قدرت سے عزیزہ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ایک مبارک تحریک

آج کے الفضل میں صفحہ ۳ پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے "ایک مبارک تحریک" شائع کی گئی ہے جس میں آپ نے تحریک فرمائی ہے کہ جماعت میں کم از کم تین ہزار دوست یہ عہد کریں کہ وہ اسلام کے غلبہ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کی دعاؤں اور بالالتزام نماز تہجد کے ساتھ انشاء اللہ مسلسل نوے دن تک تین سو مرتبہ روزانہ درود پڑھتے رہیں گے۔ محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ نے اب اس کی میعاد نوے دن کی بجائے ایک ماہ کر دی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ یہ چلہ یکم اگست سے شروع ہو گا۔ سو اب تحریک کی صورت یہ ہے کہ کم از کم تین ہزار دوست یہ عہد کریں کہ وہ یکم اگست سے مسلسل ایک ماہ تک دعاؤں اور تہجد کے التزام کے ساتھ تین سو مرتبہ روزانہ درود پڑھتے رہیں گے احباب اس تحریک میں ترمیم فرمالیں۔ جو دوست اس تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہوں وہ فوری طور پر صدر محترم کو مطلع فرمائیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ جون ۶۳ء

حضرت عیسیٰؑ اور شریعت

کل کے اداریہ میں ہم نے یسوع مسیح کے پہاڑی وعظ کا ایک حوالہ دیا تھا جس میں آپ نے کہا تھا کہ وہ شریعت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اس کو پورا کرنے کے لئے آیا ہے۔ اور کہ شریعت کا کوئی حکم قیامت تک ٹل نہیں سکتا۔ یسوع مسیح نے اور موقعوں پر بھی اپنی اس بات کی تائید کی ہے۔ ایک جگہ آپ نے لوگوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ موسیٰ کی شریعت جو فریسی وغیر یہودی علماء پیش کرتے ہیں اس کے مطابق عمل کریں مگر جو کچھ خود یہ علماء کرتے ہیں ان کا تتبع نہ کریں اسکے علاوہ بھی اناجیل میں ایسے حوالے موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) صرف موسوی شریعت کے احیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے نہ کہ اس کو منسوخ کرنے کے لئے۔

اوپر کے حوالہ میں جو یہ کہا گیا ہے کہ "میں شریعت کو منسوخ نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں" بڑا بامعنی فقرہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ موسوی شریعت کا مغز فریسیوں نے چھوڑ دیا ہے صرف اس کے ڈھانچ کو لے لیا ہے۔ اسلئے وہ حقیقی طور پر شریعت کی پابندی نہیں کرتے گویا کہ قرآن کریم کی اصطلاح میں شریعت کے بعض حصوں کو تو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور اپنی من مانی کرتے ہیں۔

ہم نے کل کے اداریہ میں قرآن مجید سے قصاص کے متعلق تورات کا حکم نقل کیا تھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ بدلہ لینا جائز ہے لیکن اگر کوئی بخش دے تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو جائے گا۔ دوسرے لفظوں میں اس کو اس کا اجر ملے گا۔ یسوع مسیح نے جو نرمی کی تعلیم دی ہے وہ اسی استثنائی صورت کے ماتحت دی ہے تاہم تورات کا یہ حکم مکمل نہیں ہے اس میں وہ معتدل اور پرحکمت انداز نہیں ہے جو قرآن کریم نے اسلام کے تعلق میں بیان کیا ہے یعنی دیکھنا یہ نہیں ہے کہ مجرم کو ضرور سزا ملے بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ اگر سزا سے اس کی اصلاح ہوتی ہو تو برابر کی سزا دی جائے۔ اور اگر معاف کر دینے سے اس کی اصلاح ہوتی ہے تو معاف کر دیا جائے جس کا اجر معاف کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملے گا۔ اس طرح اس کو دو اجر ملیں گے ایک تو معاف کرنے کا اور دوسرے اس امر کا کہ اس نے مجرم کی اصلاح کیلئے معافی دی ہے۔ اور اس طرح ایک مزید کام نیکی کا کیا ہے۔

یہ پرحکمت بات تورات میں نہیں کہی گئی وہاں تو یا سزا یا معافی اور معافی محض معاف کرنے والے کے فائدہ کے لئے بتائی گئی ہے مجرم کی اصلاح کا تصور اس میں نہیں ہے۔

چونکہ یہودی نہایت سنگ دل ہو چکے تھے اور ذرا ذرا سے جرم پر سخت سے سخت سزا دیتے تھے اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس لئے مبعوث کیا کہ وہ استثنائی صورت یعنی بخش دینے پر بطور دوا کے زور دیں۔ اس طرح یہ نرمی کی تعلیم عارضی تھی اور اس میں اگر کوئی حکمت تھی تو یہی تھی کہ یہودیوں کی انتہائی سنگدلی کا علاج انتہائی نرمی سے کیا گیا تھا۔

بات یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی صرف بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور آپ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے جبکہ "تحکم" سے ہی شریعت کو نافذ کیا جا سکتا تھا۔ مگر قرآن کریم جب نازل ہوا تو دنیا کی ذہنیت بدل چکی تھی اور کامل شریعت ہونے کی وجہ سے تحکم کی بجائے استدلالی رنگ اختیار کیا گیا ہے۔ تاکہ قصاص کا فلسفہ مکمل طور پر سمجھ لیا جائے۔ اور دین میں کسی قسم کے جبر و اکراہ کا شائبہ نہ رہے۔

اس طرح جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں شریعت کو منسوخ نہیں بلکہ پورا کرنے کے لئے آیا ہوں تو اس کا مطلب صرف اس قدر تھا کہ یہودی چونکہ شریعت کے سخت حصہ پر عمل کرتے ہیں اور ذرا ذرا سے جرم کے لئے سخت سے سخت سزا دیتے ہیں انہیں شریعت موسوی کے اس حصہ سے جو بخشنے کے متعلق شناسا کرایا جائے۔ چنانچہ آپ نے موقع کے لحاظ سے انتہائی الفاظ استعمال کئے جس طرح کہ عام طور پر ہوتا ہے۔ یہ دراصل ردّ عمل تھا یہودیوں کی بے جا ناقابل برداشت سختی کا۔

اس طرح آپ نے شریعت کو منسوخ نہیں کیا بلکہ پورا کیا اور بطور علاج کے جس طرح لوہا کو لوہا کاٹتا ہے کے طور پر انتہائی لہجہ اختیار کیا۔ عیسائیوں نے اس کو شریعت کی منسوخی قرار دے کر انتہائی نرمی کو اصل اصول سمجھ لیا مگر امتداد زمانہ اور تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ اصول اس دنیا میں ناقابلِ عمل ہے اور صحیح تعلیم وہی ہے جو قرآن کریم نے پیش کی ہے کہ اصل غرض مجرم کی اصلاح ہے خواہ سختی سے ہو یا نرمی سے۔ اس کا فیصلہ ہر موقع کے مطابق کیا جانا چاہیئے۔

یہ ایک مثال ہے جو ہم نے پیش کی ہے دوسری مثال حسب ذیل ہے:۔

"جب یسوع یہ باتیں ختم کر چکا تو ایسا ہوا کہ گلیل سے روانہ ہو کر یردن کے پار یہودیہ کی سرحدوں میں آیا اور ایک بڑی بھیڑ اس کے پیچھے ہو لی اور اس نے انہیں وہاں اچھا کیا۔

اور فریسی اسے آزمانے کو اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا ہر ایک سبب سے اپنی بیوی کو چھوڑ دینا روا ہے؟ اس نے جواب میں کہا کیا تم نے نہیں پڑھا کہ جس نے انہیں بنایا اس نے ابتداء ہی سے انہیں مرد اور عورت بنا کر کہا کہ اس سبب سے مرد باپ سے اور ماں سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے؟ پس وہ دو نہیں ایک جسم ہیں اس لئے جسے خدا نے جوڑا ہے اسے آدمی جدا نہ کرے انہوں نے اس سے کہا پھر موسیٰ نے کیوں حکم دیا ہے کہ طلاقنامہ دے کر چھوڑ دی جائے؟ اس نے ان سے کہا کہ موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے تم کو اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی مگر ابتداء سے ایسا نہ تھا اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔ اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کر لے وہ بھی زنا کرتا ہے۔ شاگردوں نے اس سے کہا کہ اگر مرد کا بیوی کے ساتھ ایسا ہی حال ہے تو بیاہ کرنا ہی اچھا نہیں اس نے ان سے کہا کہ سب اس بات کو قبول نہیں کر سکتے مگر وہی جن کو یہ قدرت دی گئی ہے کیونکہ بعض خوجے ایسے ہیں جو ماں کے پیٹ ہی سے ایسے پیدا ہوئے اور بعض خوجے ایسے ہیں جن کو آدمیوں نے خوجہ بنایا اور بعض خوجے ایسے ہیں جنہوں نے آسمان کی بادشاہی کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بنایا۔ جو قبول کر سکتا ہے وہ قبول کرے۔"

(متی $\frac{19}{1-12}$)

اس حوالہ سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح نے اپنے اس قول کی تردید کر ڈالی ہے کہ آپ شریعت کو پورا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی بطور دوا کے ہے۔ یہودیوں نے طلاق کو ایک کھیل بنا رکھا تھا اور ذرا ذرا سی بات پر طلاق دے دیتے تھے۔ اس طرح معاشرہ میں بہت سی برائیاں پیدا ہو رہی تھیں۔ طلاق کے متعلق بھی اسلام نے نہایت معتدل اور حکیمانہ اصول دئے ہیں۔ یہاں ان کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ یسوع مسیح نے جو کہا ہے وہ یہودیوں کے رویہ کا ردّ عمل ہے اور بطور علاج کے کہا ہے ورنہ آپ نے شریعت موسوی کو منسوخ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ آپ نے حرامکاری کی شرط محض اس لئے لگائی ہے جیسا کہ فریسیوں کے سوال سے معلوم ہوتا ہے یہودی مسئلہ طلاق میں بھی حدود سے گذر چکے ہوئے تھے۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج خود مسلمانوں نے بھی اسلام کے پرحکمت قانون طلاق کو چھوڑ دیا ہے اس طرح معاشرہ میں بہت سی برائیاں پیدا ہو گئی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آجکل بعض اسلامی حکومتوں نے بھی طلاق پر پابندیاں عاید کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم یہاں اس مسئلہ پر بحث نہیں کرنا چاہتے بلکہ صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ جس طرح آج بعض مسلمانوں میں طلاق کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہو گیا ہے اور بعض ایسی صورتیں معاشرہ میں دیکھنے میں آتی ہیں کہ جو عورتوں پر سراسر ظلم و ستم کے مترادف ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے طلاق کے اسلامی اصول پر کماحقہ عمل ترک کر دیا ہے اور محض نفسانیت کے زیر اثر طلاق کو اتنا آسان اور عام کر رکھا ہے کہ ثقہ طبیعتوں پر اس کا بُرا اثر پڑتا ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت یہودیوں میں ہو گیا تھا بلکہ اسلامی مکمل اصول موجود نہ ہونے کی وجہ سے اور خطرناک صورت ہو گئی تھی۔

ہم اسلامی مسئلہ طلاق کے متعلق قطعاً کسی ایسی پابندی کے حامی نہیں ہیں جو اسلامی اصولوں کے خلاف ہو بلکہ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ جائز طلاق کو عین اسلامی طریق پر استعمال کیا جانا چاہیئے۔

ہم کہنا یہ چاہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو اوپر کے حوالہ میں کہا ہے خود اس کی زبان ظاہر کرتی ہے کوئی شریعت موسوی کے خلاف نہیں کہا ہے بلکہ یہودیوں کے عارضی رویہ کا عارضی علاج پیش کیا ہے۔ عیسائیوں کا اس کو شریعت کی منسوخی یا شریعت میں تبدیلی سمجھ لینا سخت غلطی پر مبنی ہے۔ چنانچہ تجربہ نے اس کو غلط ثابت کر دیا ہے اور آج عیسائی دنیا میں اس کا جو ردّ عمل ہوا ہے وہ ان طلاقوں کی طویل فہرستوں سے معلوم ہو سکتا ہے جو آج یورپ اور امریکہ میں شائع ہوتی ہیں اور جہاں

(باقی صفحہ ۸ پر)

موجودہ عیسائیت کا تعارف

اصلی مسیحیت اور موجودہ مسیحیت میں دس اختلافی مسائل و عقائد

محترم مولانا ابو العطاء صاحب

یہ مقالہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ۴ جون ۱۹۶۲ء بروز جمعہ لائل پور میں مجلس خدام الاحمدیہ کے تربیتی اجلاس میں پڑھا تھا

اللہ تعالیٰ نے نسل ابراہیم علیہ السلام کے لئے خاص برکات کے جو وعدے فرمائے تھے۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔ اور ان کے بعد بنی اسرائیل میں پے در پے انبیاء مبعوث فرمائے۔ ان انبیاء کی بعثت کا مقصد تورات کے احکام کا نفاذ اور اس کی عملی نگہداشت تھا۔ یہودی ایک گردن کش قوم تھے۔ انہوں نے نبیوں کی باتوں پر کان نہ دھرا۔ بلکہ ان کے درپے آزار ہوتے رہے آخرکار حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودہویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔

قریباً دو ہزار برس گذرے کہ سرزمین فلسطین میں بیت المقدس کے قریب بیت لحم کی بستی میں حضرت مسیحؑ پیدا ہوئے ان کی تربیت اور پرورش ناصرہ شہر میں ہوئی۔ اس بناء پر انہیں مسیح ناصری کہا جاتا ہے۔ جس وقت حضرت مسیح مبعوث ہوئے اس وقت یہود کی حالت نہایت خراب تھی۔ ان کی اخلاقی اور مذہبی حالت خاص اصلاح کی محتاج تھی۔ سیاسی طور پر بھی وہ رومیوں کے ماتحت تھے۔ حضرت مسیح اس گری ہوئی حالت میں بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے آپ کا مشن اس منادی سے عیاں ہے۔ جو آپ نے اپنی بعثت کے روز اول سے شروع فرمائی۔ آپ یہود سے کہتے تھے۔

"توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔"
(متی ۴ / ۱۷)

آپ نے اپنے حواریوں کو جب اسرائیلی شہروں میں تبلیغ کے لئے بھیجا تو ان سے بھی فرمایا "چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔" (متی ۱۰ / ۷)

گویا آپ کا مشن انبیائے بنی اسرائیل کا مشن تھا۔ اور آپ اسی سلسلہ انبیاء کی ایک کڑی تھے۔ آپ کے مشن کے دو ہی حصے تھے۔

(۱) یہود کو توبہ کی دعوت دینا

(۲) انہیں یہ خوشخبری دینا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔

غرض مسیحیت موسوی سلسلہ کی آخری اصلاحی آسمانی تحریک ہے اور حضرت مسیح اسرائیلی نبیوں میں سے ایک جمالی نبی اور رسولوں میں سے ایک جلیل الشان رسول تھے۔

حضرت مسیح اور تورات کا قیام

آپ نے جب بنی اسرائیل کو توبہ کی دعوت دی اور ان کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا تو یہودی علماء آپ کے دشمن ہو گئے۔ انہوں نے اس کے متعلق کہنا شروع کر دیا۔ "یہ تو نئی تعلیم ہے۔" (مرقس ۱ / ۲۷) حضرت مسیح نے تصریح فرمائی کہ میں کوئی نئی تعلیم نہیں لایا۔ اور نہ ہی میری غرض کسی نئی شریعت کا قیام ہے۔ آپ نے یہود سے برملا فرمایا۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔"
(متی ۵ / ۱۷-۱۸)

آپ نے ایک دوسرے موقعہ پر اپنے شاگردوں سے کہا۔

"فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن ان کے سے کام نہ کرو۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں۔" (متی ۲۳ / ۲-۳)

اس سے صاف عیاں ہے کہ آپ حسبِ توبہ کے داعی تھے۔ وہ یہی تھی کہ یہودی قوم کو گناہ آلود زندگی سے بچا کر تورات پر عمل پیرا کیا جائے نیز انہیں آئندہ آنے والی عظیم الشان آسمانی بادشاہت کی خوشخبری دی جائے۔

حضرت مسیح صرف بنی اسرائیل کیلئے آئے تھے

انجیل سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیح نے اپنا دائرہ تبلیغ صرف اسرائیل کے گھرانے کو قرار دیا ہے۔ دوسری قوموں سے خواہ وہ فلسطین میں ہی آباد تھیں۔ آپ کوئی تعرض نہ فرماتے تھے۔ آپ نے ایک کنعانی عورت کو جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔" (متی ۱۵ / ۲۴)

جب اس عورت نے مزید اصرار کیا تو آپ نے فرمایا۔

"لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینی اچھی نہیں۔" (متی ۱۵ / ۲۶)

جب آپ نے اپنے حواریوں کو تبلیغ کرنے کے لئے بھیجا تو انہیں حکم دیا۔

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی۔" (متی ۱۰ / ۵-۷)

حضرت مسیح اور یہودی علماء

اوائل میں حضرت مسیح کی تبلیغ پر یہودیوں نے کوئی خاص توجہ نہ دی۔ اور حضرت مسیح دوسرے جمالی انبیائے بنی اسرائیل کی طرح نہایت کس مپرسی کے عالم میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے تھے اس زمانہ میں آپ نے فرمایا تھا۔

"لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں

ایک مبارک تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ہر درد مند دل رکھنے والا مخلص احمدی اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اسلام کے غلبہ کے لئے شب و روز دعائیں کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام کو عالم بے کسی و بے بسی میں دیکھ کر اس کا دل کڑھتا ہے۔ اور وہ خون کے آنسو روتا ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ **اسلام کو پھر سے دنیا میں غالب کرنا**۔ اس مقصدِ عظیم کو قریب تر لانے اور اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی فتح کی بشارتوں کو جلد تر پوری ہوتے دیکھنے کے لئے حضرت رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر **کثرت** کے ساتھ درود بھیجنا بہت ضروری اور مفید ہے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور دوبارہ غلبہ کے ساتھ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باجود کا گہرا تعلق ہے اور حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی ہر مخلص احمدی دعائیں کر رہا ہے۔ مگر ان دعاؤں کو باقاعدگی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ مخلصین جماعت میں سے کم از کم تین ہزار دوست یہ عہد کریں کہ وہ اسلام کے غلبہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کی دعاؤں اور بالالتزام نماز تہجد کے ساتھ انشاء اللہ مسلسل نوے دن تک تین سو مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھتے رہیں گے۔

علاقائی امراء سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت تحریک میں شمولیت کے لئے اجتماعی طور پر اور فرداً فرداً مخلصین جماعت کو تحریک فرما دیں اور ان احباب کے اسماء گرامی سے دفتر صدر، صدر انجمن احمدیہ کو جلد مطلع فرما دیں جو اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کا عہد کریں جزاھم اللہ احسن الجزاء

قادیان اور ربوہ کے دوستوں کو اس تحریک میں بالخصوص کثرت سے شامل ہونا چاہیئے

خاکسار: مرزا ناصر احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

۲۰-۶-۶۲

اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے
مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے
کی بھی جگہ نہیں۔" (متی ۸/۲)

جب آہستہ آہستہ آپ کی قبولیت بڑھنے لگی تو یہودی علماء نے آپ کی مخالفت میں شدت اختیار کر لی وہ دلائل کی رو سے حضرت مسیح کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے مگر عوام کو اکسانا، گالی گلوچ کرنا اور مسیحؑ کے ہلاک کرنے کے لئے سازش کرنا ان کا طریق عمل تھا۔ لکھا ہے:۔

"فریسیوں نے باہر جا کر اسکے
برخلاف مشورہ کیا کہ اسے
کس طرح ہلاک کریں۔" (متی ۱۲/۴)

حضرت مسیح علیہ السلام کا طریق عمل زندگی بھر نبیوں کا طریق عمل تھا آپ نے یہودیوں کو جواب دئے ان کے اعتراضات کی تردید کی اور اپنے مشن اور اپنے عقائد کی پوری وضاحت کرتے رہے۔ آپ نے یہود کو بار بار ہلاک شدہ قوموں کا ذکر کر کے متنبہ کیا:۔

"اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب
اسی طرح ہلاک ہو گے۔
(لوقا ۱۳/۳)

تورات اور نبیوں کے صحیفوں کا مدار

حضرت مسیح سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا حکم کونسا ہے تو آپ نے فرمایا:۔

"خداوند اپنے خدا سے اپنے
سارے دل اور اپنی ساری جان
اور اپنی ساری عقل سے محبت
رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے
دوسرا اسکی مانند یہ ہے کہ اپنے
پڑوسی سے اپنے برابر محبت
رکھ۔ ان ہی دو حکموں پر
تورات اور انبیاء کے
صحیفوں کا مدار ہے۔"
(متی ۲۲/۳۷-۴۰)

پس یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ حضرت مسیح اسی توحید کی تعلیم اور شریعت کے انہی احکام کی تبلیغ کرتے تھے جو توریت میں موجود تھے آپ نے یہاں تک فرمایا کہ تورات کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ٹالنے والا بھی مقبول بارگاہ نہ ہوگا۔ (متی ۵/۱۹) مگر یہ بات بھی یہود کو گوارا نہ تھی کیونکہ ان کی اخلاقی حالت نہایت پست ہو چکی تھی اور شریعت کے احکام پر ان کا عمل نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ حضرت مسیحؑ کی نہایت سادہ، معقول اور محبت بھری باتوں پر بھی افروختہ ہوتے تھے اور آپ کی شدید مخالفت کرتے تھے اور یہودی علماء عوام کو مسیحؑ کے قریب آنے سے روکتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو انہیں زجر کرتے ہوئے کہنا پڑا:۔

"اے ریاکار فقیہو اور فریسیو!
تم پر افسوس ہے کہ آسمان
کی بادشاہت لوگوں پر بند
کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل
ہوتے ہو اور نہ داخل ہونے
والوں کو داخل ہونے دیتے
ہو۔" (متی ۲۳/۱۳)

(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک ضروری اعلان

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر

گو وکالت تبشیر نے گذشتہ چند سالوں میں سلسلہ کے لٹریچر کو انگریزی زبان میں شائع کرنے کے لحاظ سے خاصہ کام کیا ہے تاہم جو کام کرنا باقی ہے اس کی مقدار بہت زیادہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کے مجموعی اور انفرادی تعاون کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔

کام کی وسعت کا حال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے ابھی صرف گیارہ کتابوں کا ترجمہ ہوا ہے اور ان میں سے بھی پانچ ایسی ہیں کہ ان کے صرف ایک حصہ کا ہی ترجمہ ہوا ہے۔ ان گیارہ میں سے ۶ شائع ہوئی ہیں اور پانچ ابھی ایک مرتبہ بھی کتابی شکل میں شائع نہیں ہوئیں جن کتب کا ترجمہ کرنا باقی ہے ان کی تعداد ۸۰ سے متجاوز ہے جیسا کہ اس اعلان کے ساتھ شائع شدہ فہرستوں سے ظاہر ہے۔

میری رائے میں ہمیں جلد از جلد حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو انگریزی میں ترجمہ کر کے شائع کرنا چاہیئے۔ اس وقت غیر ممالک کی یونیورسٹیوں سے کئی مطالبات اس قسم کے آ رہے ہیں کہ بعض طلباء نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لینے کے لئے اپنی Thesis کا مضمون Ahmadiyya Movement رکھا ہے اور وہ مطالبہ کرتے ہیں کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے اور حضور کے اپنے الفاظ میں ان کے سوالات سے متعلق مواد ان کو مہیا کیا جائے اس قسم کے مطالبات لندن۔ پیرس اور امریکہ سے آ چکے ہیں درحقیقت ایسے Thesis تو بھی تیار ہو سکتے ہیں کہ اصل کتابیں انگریزی زبان میں مع انڈکس وغیرہ شائع شدہ ہوں اور طلباء سب کتابوں کو مختلف عنوانات کے ماتحت دیکھ کر اپنی ضروریات کے مطابق مواد اخذ کر لیں۔

بہرحال تبلیغ اسلام کی غرض سے حضرت اقدس کی کتابوں کے غیر زبانوں میں تراجم شائع کرنا ہماری اہم ترین ذمہ داری ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے میری رائے میں مندرجہ ذیل تین صورتیں بیک وقت اختیار کرنی مناسب ہوں گی۔

۱۔ ہر سال بعض کتابیں انتخاب کر لی جائیں اور شروع سے لے کر آخر تک ترجمہ کروائی جائیں۔

۲۔ حضور کی کتب میں سے ایسے حصص یا ابواب منتخب کر لئے جائیں جہاں کسی ایک سوال کے مختلف پہلوؤں کا ایک ہی جگہ مسلسل اور مفصل جواب آ گیا ہو اور کسی اور کتاب کی طرف رجوع کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ایسے حصص کو ترجمہ کرا کے کتابچوں کی صورت میں شائع کرا دیا جائے۔

۳۔ بعض سوالات کے مختلف پہلوؤں پر حضور علیہ السلام نے اپنی مختلف کتابوں میں روشنی ڈالی ہے۔ ایسے عنوانات کے متعلق مختلف کتابوں میں سے اقتباسات جمع کرا لئے جائیں اور کتابی صورت میں مرتب کر کے ان کا انگریزی ترجمہ شائع کرایا جائے۔

الفضل میں یہ اعلان اسی لئے کیا گیا ہے تا دوست مشورہ دیں اور کوئی اور مفید تجویز پیش کریں۔ ۲۔ کم از کم پانچ کتابیں تجویز کریں جن کا ترجمہ آپ کے نزدیک فوری طور پر کروانا چاہیئے۔ جن امور کے پیش نظر آپ یہ کتابیں تجویز کریں کسی قدر تشریح ان کی بھی کر دیں۔ ۳۔ نمبر ۲ کے ماتحت آپ کے علم میں جو حصص بعض سوالات کا مکمل جواب ہیں ان کی نشاندہی فرمائیں۔ ۴۔ اس امر سے مطلع فرمائیں کہ کیا آپ کسی کتاب کا انگریزی زبان میں ترجمہ کر سکیں گے۔ اور اس صورت میں کیا معاوضہ پر یا بغیر معاوضہ؟ ۵۔ کیا آپ کسی ترجمہ شدہ کتاب کا انڈکس تیار کر سکیں گے۔ اور کس صورت میں یعنی معاوضہ پر یا بغیر معاوضہ ۶۔ آپ کے علم میں جو صاحب ترجمہ یا انڈکس تیار کرنے کے قابل ہوں ان کے نام و پتہ سے مطلع فرما دیں۔

امید ہے کہ آپ اپنے مشوروں سے جلد مطلع فرمائیں گے۔ خاکسار

مرزا مبارک احمد
وکیل التبشیر تحریک جدید

براہین احمدیہ پانچوں حصے
جنگ مقدس
پرانی تحریریں
سرمہ چشم آریہ
شحنہ حق
سبز اشتہار
فتح اسلام
توضیح مرام
ازالہ اوہام
آسمانی فیصلہ

الحق لدھیانہ
الحق دہلی
نشان آسمانی
آئینہ کمالات اسلام
برکات الدعا
حجۃ الاسلام
سچائی کا اظہار
تحفہ بغداد
کرامات الصادقین
شہادۃ القرآن

حمامۃ البشریٰ
اتمام الحجہ
نور الحق
سر الخلافہ
انوار الاسلام
ضیاء الحق
منن الرحمٰن
نور القرآن
ست بچن
آریہ دھرم

انجام آتھم
استفتاء
سراج منیر
تحفہ قیصریہ
حجۃ اللہ
کتاب البریہ
الانذار
فریاد درد
ضرورۃ الامام
نجم الہدیٰ

راز حقیقت
کشف الغطاء
ایام الصلح
خطبہ الہامیہ
ستارہ قیصریہ
تریاق القلوب
تحفہ غزنویہ
لجۃ النور

تحفہ گولڑویہ
اربعین
اعجاز المسیح
دافع البلاء
نزول المسیح
تحفہ ندوہ
اعجاز احمدی
مواہب الرحمٰن

نسیم دعوت
سناتن دھرم
سیرۃ الابدال
لیکچر لاہور
تقریریں
پیغام صلح
لیکچر سیالکوٹ
گورنمنٹ انگریزی اور جہاد

الہدیٰ التبصرۃ لمن یری
ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
تذکرۃ الشہادتین
النداء من وحی السماء
قادیان کے آریہ اور ہم
احمدی و غیر احمدی میں فرق
روئیداد جلسہ دعا
معیار المذاہب

جن کتب کا ترجمہ ہو چکا ہے:۔

اسلامی اصول کی فلاسفی — چھپ چکی ہے
الوصیت — " "
مسیح ہندوستان میں — " "
چشمہ مسیحی — " "
ایک غلطی کا ازالہ — " "
کشتی نوح (صرف حصہ تعلیم) — " "
تجلیات الٰہیہ — کتابی شکل میں شائع نہیں ہوئی
چشمہ معرفت — کتابی شکل میں شائع نہیں ہوئی
حقیقۃ الوحی — صرف پہلے ۶۹ صفحات کا ترجمہ ہوا ہے۔
آئینہ کمالات اسلام — صرف ایک حصہ کا ترجمہ ہوا ہے۔
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب — کتابی شکل میں شائع نہیں ہوئی۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات

از عباد اللہ صاحب گیانی

(۱)

ہم اس سے قبل عیسائیوں کے "بنیادی عقائد تثلیث اور الوہیت مسیح" سے متعلق کچھ منفصل بحث کر چکے ہیں۔ اور بائبل کے حوالہ جات سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ مسیح نے اس قسم کی کوئی تعلیم نہیں دی تھی کہ جس میں ان عقائد کو اختیار کرنے کی کوئی تلقین پائی جاتی ہو۔ عیسائیوں نے یہ دونوں باطل اور گمراہ کن عقائد اپنے سے پہلے لوگوں کی نقل میں اختیار کئے ہیں۔ چنانچہ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ عیسائیت کے ظہور سے سینکڑوں سال قبل بھی دنیا میں تثلیث کا عقیدہ موجود تھا اور مختلف قسم کی تثلیثیں مختلف قوموں میں رائج تھیں اسی طرح دنیا میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہ تھی جو اپنے بزرگوں کو خدا تعالےٰ کے اوتار یا خدا تعالےٰ کے بیٹے قرار دیکر انہیں الوہیت کا مقام دیتے تھے۔ اب ہم حضرت مسیحؑ کے معجزات سے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ عیسائی دنیا حضرت مسیحؑ کے بڑے بڑے معجزات۔ ان کا قبروں میں دفن شدہ حقیقی مردوں کو زندہ کرنا اندھوں کو مادی آنکھیں دینا۔ اور کوڑھیوں کو اچھا کرنا وغیرہ بیان کرتی ہے۔ اور ان معجزات کی بنا پر بھی انہیں الوہیت کا حقدار تصور کرتی ہے مذاہب عالم کا مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہیں۔ کہ عیسائیوں سے قبل دنیا کی مختلف اقوام نے اپنے بزرگوں سے متعلق کچھ اس قسم کے بلکہ ان سے بھی کہیں بڑھکر معجزات مشہور کر رکھے تھے۔ گویا کہ اس بارہ میں بھی عیسائیوں نے کوئی جدت اختیار نہیں کی اور نہ کوئی نیا خیال ہی دنیا کو دیا ہے۔ بلکہ قدیمی مذاہب کے عقیدتمندوں کی نقل ہی کی ہے۔

عیسائی دنیا لوگوں سے سن سنا کر وجود میں آئی۔ محرف و مبدل اناجیل کی بنا پر بڑے زور شور سے مسیح کا قبروں میں دفن شدہ مردوں کا زندہ کرنا بیان کرتی ہے۔ لیکن جہاں تک بائبل کی اصل تعلیم کا تعلق ہے۔ وہ یہی ہے کہ قبروں میں دفن شدہ حقیقی مردے دوبارہ زندہ ہو کر قبروں سے باہر نہیں آسکتے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

"وہ جو قبر میں اترتا ہے پھر
کبھی اوپر نہیں آتا۔ وہ اپنے گھر
کو پھر نہ لوٹے گا"

(ایوب باب ۷، آیت ۱۰-۹)

اس بارہ میں اسلامی نظریہ بھی یہی ہے کہ جو شخص اپنی زندگی بسر کر کے فوت ہو جاتا ہے۔ وہ پھر زندہ ہو کر اس دنیا میں نہیں لوٹتا۔ چنانچہ قرآن شریف کا واضح ارشاد ہے کہ:۔

حرام علی قریۃ اھلکنا
انھم لا یرجعون۔

یعنی۔ جو بستی ہلاک ہو جاتی ہے وہ پھر اس دنیا میں نہیں لوٹتی

اس صورت میں عیسائی صاحبان کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے کہ اگر ان کے نزدیک مسیح نے قبروں میں دفن شدہ حقیقی مردوں کو فی الحقیقت زندہ کیا تھا۔ اور انہیں ان کے گھروں کی طرف لوٹایا تھا۔ تو اس سے "خدا تعالےٰ کا کلام" باطل ہوگا کیونکہ اس سے یہی واضح ہے کہ قبروں میں دفن شدہ مردے زندہ ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ نہیں سکتے۔ اور عیسائی مسلمات کی رو سے "خدا تعالےٰ کے کلام" کا باطل ہونا محال ہے۔

نیز اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اگر حضرت مسیحؑ قبروں میں دفن شدہ مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے اندھوں کو مادی آنکھیں دیا کرتے تھے اور کوڑھیوں کو اچھا کیا کرتے تھے تو پھر ان کے زمانہ کے لوگ انہیں سر اور آنکھوں پر اٹھائے پھرتے۔ کیونکہ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں یہی دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی ڈاکٹر، حکیم یا وید کسی اہم مریض کو شفا دینے میں کامیاب ہو جائے تو لوگوں میں اسے بہت شہرت حاصل ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دور دور سے لوگ اپنے اور اپنے عزیزوں کے علاج معالجہ کے لئے اس کے پاس آتے ہیں اور کئی قسم کے تحفے تحائف پیش کر کے اس سے علاج کرواتے ہیں اور ایسے ماہر اور کامیاب ڈاکٹر کا بہت احترام کیا جاتا ہے۔ لیکن مسیح کے زمانہ کے لوگوں نے اس سے جس قسم کا سلوک کیا وہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عیسائیوں نے ان کی طرف جو معجزات منسوب کر رکھے ہیں۔ وہ اُن سے اس طرح اور اس رنگ میں ظہور میں نہیں آتے تھے دنیا کی تاریخ میں اس قسم کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی بزرگ نے بغیر دوا کے یا کسی ماہر ڈاکٹر نے علاج معالجہ کے ذریعہ مریضوں کو اچھا کیا ہو اور دفن شدہ مردوں کو اپنی دعاؤں اور دواؤں کے ذریعہ زندہ کر کے ان کے گھروں کی طرف لوٹایا ہو اور لوگوں نے اس کا بدلہ یہ دیا ہو کہ اسے کانٹوں کا تاج پہنایا ہو۔ منہ پر تھوکا ہو ساتھ کے راہگیروں نے بھی اس پر لعنت ڈالنے اور تیس روپے کے گرفتار کروانے سے دریغ نہ کیا ہو۔ حتیٰ کہ اسے صلیب پر لٹکا کر جان سے مار دینے کا پروگرام مرتب کیا ہو۔ اس سے بھی یہی امر واضح ہے کہ عیسائی صاحبان نے مسیح کے معجزات کو جس رنگ میں پیش کر رکھا ہے اس سے حقیقت کا کوئی تعلق نہیں مسیح نے اس رنگ میں کوئی معجزہ نہیں دکھایا تھا۔

سکھ کتب میں ایک روایت درج ہے کہ ایک مرتبہ گورو نانک جی دوران سفر میں ایک قصبہ میں گئے وہاں کے لوگوں نے آپ سے بہت برا سلوک کیا حتیٰ کہ آپ کو اپنے پاس ٹھہرانے سے بھی انکار کر دیا۔ گورو جی نے اس قصبہ سے باہر ایک کوڑھی فقیر کی جھونپڑی میں رات بسر کی گورو جی کی برکت سے اس کوڑھی کا تمام کوڑھ دور ہو گیا دن چڑھے جب اس قصبہ کے لوگوں کو اس کا علم ہوا کہ رات جس درویش کو انہوں نے اپنے پاس ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی تھی وہ صاحب عظمت اور صاحب کرامت ہے اس کی کرامت سے کوڑھی فقیر تندرست ہو گیا ہے تو وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر گورو جی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اپنی بد سلوکی کی معافی چاہی (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا مطبوعہ ۱۸۸۷ء ص ۵۵-۴۵۲)

پس اگر فی الحقیقت مسیح نے مردوں کو زندہ کیا ہوتا اور انہیں قبروں سے نکال کر ان کے گھروں کی طرف لوٹایا ہوتا۔ یا کوڑھیوں کو اچھا کیا ہوتا تو ان کے سوانحی حالات موجودہ حالات سے بہت مختلف ہوتے ان کے زمانہ کے لوگ ان کا بہت احترام کرتے اگر کسی وقت کسی سے کوئی بد سلوکی بھی ہو جاتی تو وہ ان کے معجزات کو دیکھ کر بہت جلد معافی کا خواستگار بن جاتا۔

اس کے علاوہ اس بارہ میں اس امر کی طرف توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے کہ اگر مسیح فی الحقیقت قبروں میں دفن شدہ مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے اور پیدائشی اندھوں کو مادی آنکھیں دیا کرتے تھے تو کیا وجہ ہے کہ عیسائی دنیا اس زمانہ میں ان معجزات کا کوئی عملی ثبوت پیش کرنے سے قاصر ہے جب کہ بائبل نے سچے اور ایماندار عیسائیوں کا یہ نشان بیان کیا ہے کہ ان سے بھی مسیحؑ کی مانند خارق عادت نشانات ظہور میں آتے رہیں گے (ملاحظہ ہو متی باب ۱۷ آیت ۲۰ لوقا باب ۱۶۔ آیت ۶-۵ مرقس باب ۱۶ آیت ۱۷۔ یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۱۲)

اس سلسلہ میں متی کی انجیل میں تو یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ:۔

"چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان
کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے
بیماروں کو اچھا کرنا۔ مردوں کو
جلانا۔ کوڑھیوں کو پاک صاف
کرنا۔ بدروحوں کو نکالنا تم نے
مفت پایا۔ مفت دینا"

(متی باب ۱۰ آیت ۸)

پس اگر عیسائیوں کے نزدیک یہ درست ہے کہ مسیحؑ نے فی الحقیقت قبروں میں دفن شدہ مردوں کو زندہ کیا تھا۔ کوڑھیوں کو اچھا کیا تھا اور پیدائشی اندھوں کو مادی آنکھیں دے کر بینائی بخشی تھی تو اس کا عملی ثبوت انہیں آج بھی دنیا میں پیش کرنا چاہیئے تا کہ لوگوں کو مسیحؑ کے ان معجزات کا عملی رنگ میں ثبوت مل سکے اس کے بغیر نہ تو مسیحؑ کے معجزات کی صداقت دنیا پر واضح ہو سکتی ہے اور نہ عیسائیوں کا ایماندار اور سچے عیسائی ہونا ہی ثابت ہو سکتا ہے۔ اور اگر عیسائی صاحبان اس قسم کے معجزات دکھانے سے عاجز ہیں اور یقیناً عاجز ہیں اور کروڑوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو قبر میں دفن شدہ کسی مردے کو زندہ کر سکے یا کسی پیدائشی اندھے کو بینائی دے سکے یا کسی کوڑھی کو اچھا کر سکے تو دنیا کو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا کہ آج کروڑوں کی تعداد میں لوگوں کا خود کو عیسائیت کی طرف منسوب کرنا اور رنگیلا مسیح کے نام کے نعرے لگانا بے حقیقت اور بے سود ہے۔ دراصل ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو بائبل کے پیش کردہ معیار کی رو سے خود کو سچا عیسائی اور ایماندار ثابت کر سکے اور یا پھر یہ ماننا پڑے گا کہ عیسائی دنیا مسیحؑ کے معجزات کی حقیقت کو نہیں پا سکی اور انھوں نے ان معجزات کو محض ماضی کے قصوں اور کہانیوں کا رنگ دے دیا ہے۔ مسیحؑ سے اس قسم کا کوئی معجزہ اس رنگ میں ظہور میں نہیں آیا تھا۔

جہاں تک دنیا کے دوسرے مذاہب کا تعلق ہے ان میں بھی اس قسم کے قصے اور کہانیاں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ بعض مذاہب کے ماننے والوں نے تو اپنے بزرگوں کی طرف ایسے ایسے معجزات اور نشانات منسوب کر دیئے ہیں کہ ان کے سامنے عیسائیوں کے بیان کردہ مسیحؑ کے معجزات ہیچ نظر آتے ہیں۔ آئندہ قسط میں ہم ان پر کچھ روشنی ڈالیں گے۔

❊

درخواست دعا

مکرم مرزا احمد صدیق صاحب سابق ناظم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی حال انگلینڈ نے اپنے بھانجے عبدالحیٔ چغتائی (عمر پانچ ماہ) سلمہ اللہ تعالےٰ پسر مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ کی طرف سے ایک ایک سال کیلئے دو مستحقین کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم اس بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور نیک قسمت، بلند اقبال و خادم دین ہو۔ آمین ثم آمین۔

(مینیجر الفضل)

چند مخالفوں نے ہمارے دو آدمیوں کو زخمی کر دیا ہے ان کے خلاف فوجداری مقدمہ ہو چکا ہے احباب سے درخواست ہے کہ ہماری کامیابی اور ہر آفت اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا فرماویں۔ دین محمد آف اٹھوال چک ۲۸ ٹوبہ ٹیک سنگھ

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پانچ روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسمائے گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	مقام	رقم
۱۸۱	مکرم کرنل سید بشیر احمد	کوئٹہ	۱۵ — ..
۱۸۲	مکرم صوبیدار میجر عبدالرحمان صاحب	کوئٹہ	۱۰ — ..
۱۸۳	مکرم عبدالواحد صاحب سبزی منڈی گوجرخان	راولپنڈی	۵ — ..
۱۸۴	احباب جماعت احمدیہ جہلم بذریعہ مکرم مستری عبدالرحیم صاحب		۲۲ — ۸۷
۱۸۵	سرگودھا بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب		۳۹ — ..
۱۸۶	مکرم میر مبارک احمد صاحب	سرگودھا	۵ — ..
۱۸۷	مکرم مرزا نشاط احمد صاحب	"	۵ — ..
۱۸۸	مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب	"	۱۵ — ..
۱۸۹	مکرم میجر بشیر احمد صاحب	"	۲۵ — ..
۱۹۰	مکرم وددو احمد صاحب	"	۵۰ — ..
۱۹۱	محترمہ ڈاکٹر سلیمہ مجتبیٰ صاحبہ	"	۱۵۰ — ..
۱۹۲	پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی	"	۱۵ — ..
۱۹۳	مکرم الحاج بختیار احمد صاحب	پشاور	۶۰ — ..
۱۹۴	مکرم داؤد احمد صاحب	"	۲۵ — ..
۱۹۵	محترمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم چوہدری رکن الدین صاحب		۵ — ..
۱۹۶	محترمہ مسز عبدالحمید	پشاور	۳۴ — ۲۲
۱۹۷	مکرم رانا عطاء اللہ صاحب	خوشاب	۶ — ..
۱۹۸	مکرم ماسٹر شیخ محمد صاحب اسسٹنٹ انبالہ	ضلع منٹگمری	۸ — ..
۱۹۹	مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ڈھابکی	ضلع شیخوپورہ	۷ — ۶۲
۲۰۰	احباب جماعت احمدیہ چک ۶۲ گ ب ضلع لائلپور بذریعہ مکرم ملک محمد صادق صاحب		۷۷ — ..

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

ایک نیکی دیگر کئی نیکیوں کی توفیق بخشتی ہے

مرکز کو بعض دوستوں کے متعلق جب معلوم ہوتا ہے کہ وہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل نہیں اور مقامی عہدیداروں کو ایسے دوستوں کی شمولیت کی تلقین کی جاتی ہے۔ تو مقامی عہدیدار حضرات اکثر کہہ دیا کرتے ہیں کہ وہ دوست تو لازمی چندوں میں بھی سست ہیں۔ طوعی چندہ کیونکر دیں گے۔ سو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اول تو ۵۳ء سے امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس چندہ کو لازمی قرار دیدیا ہے۔ دوسرے یہ نکتہ بھی انہیں کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ایک نیکی دیگر کئی نیکیوں کو عمل میں لانے کا موجب بنتی ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ جس شخص کو چندہ تحریک جدید میں شمولیت کی توفیق ملتی ہے تو وہ دیگر لازمی چندوں کی توفیق نہ پائے۔ اب حضور ایدہ اللہ کا وہ ارشاد بھی ملاحظہ فرمایئے جو جلسہ سالانہ ۵۳ء کی تقریر میں فرمایا گیا۔

"تحریک جدید کے چندہ کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے یہ دور تو تمہیں اس لئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو اب میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور ہر عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ پانچ روپیہ کی شرط قائم ہے"

پس کمزور افراد کو نظر انداز کرنا کسی لحاظ سے بھی مفید نہیں۔ جماعتی لحاظ سے نہ انفرادی اعتبار سے۔ خصوصاً جبکہ شمولیت کو پانچ روپیہ کی اقل ترین شرح سے نہایت آسان کر دیا گیا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

میری خالہ جان عرصہ دراز سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ پچھلے دنوں حالت بہت نازک ہو گئی تھی۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (چوہدری منور احمد لبرا پشاور)

انصار اللہ مجالس ہائے مشرقی پاکستان

خصوصیت سے توجہ فرمائیں

مجالس ہائے انصار اللہ مشرقی پاکستان کے جملہ عہدیداران اور اراکین کی خدمت میں میری استدعا ہے کہ گو وہ حسب استطاعت سمندری طوفان کے نتیجہ میں دکھی اور مصیبت زدگان کی ہر رنگ میں مدد فرما رہے ہوں گے۔ مگر اس اعلان کے ذریعہ میں اس سلسلہ میں مزید تحریک ضروری سمجھتا ہوں۔ میرے نزدیک اس جہت میں خدمت اور رنگ و روپ نتیجہ خیز اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جبکہ اپنے اندر خلق خدا کے لئے اس ماں کا سا درد اور تڑپ کا جذبہ اپنے اندر پیدا کیا جائے۔ جو وہ اپنے بچہ کی مصیبت کے وقت رکھتی ہے۔ لہٰذا میں امید کرتا ہوں کہ آپ مقامی حالات اور مقامی حکام کی ہدایات کی روشنی میں اس سلسلہ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔

جزاکم اللہ (قائد ایثار)

مجالس کی مالی پوزیشن اور ناظمین اضلاع و علاقہ

مجالس ہائے انصار اللہ کی علاقہ وار پوزیشن متعلقہ ناظمین کی خدمت میں عنقریب بھجوائی جا رہی ہے۔ لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں مؤثر رنگ میں خدمت کرنے کے لئے ابھی سے معین شکل میں پروگرام بنائیں تاکہ جملہ مجالس اپنے بقایا جات اور مشخصہ بجٹ پورا کر کے سو فیصدی ادائیگی والی مجالس میں شمار ہو سکیں۔ (نائب قائد مال)

انصار اللہ اور ششماہی جائزہ

انصار اللہ کی جملہ مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم جولائی ۱۹۶۳ء کو مالی جائزہ بھجوایا جا رہا ہے۔ لہٰذا میں امید کرتا ہوں کہ متعلقہ عہدیداران چندہ جات کی وصولی اور ترسیل کی طرف غیر معمولی توجہ فرمائیں گے۔ تاکہ ان کی مجالس سو فیصدی ادائیگی والی مجالس میں شمار ہوں۔ (نائب قائد مال)

مخلص کلرک کی ضرورت ہے

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کو ایک محنتی اور نیک کلرک کی ضرورت ہے۔ حساب اچھی طرح سے جاننے والا ہو۔ لکھائی صاف اور خوشخط ہو سائیکل چلانا جانتا ہو۔ صحت اچھی ہو۔ اور ہو جو کہ کام جذبے سے کر سکے تنخواہ نوے روپے ماہوار دی جائیگی۔ درخواست امیر جماعت اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق کے ساتھ بنام چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے نام مورخہ ۲۶/۶/۶۳ بروز اتوار تک بھجوا دیں۔ انٹرویو اسی روز مورخہ ۲۶/۶/۶۳ کو صبح آٹھ بجے جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں ہو گا۔ درخواست دہندگان اپنے ہمراہ کاغذ قلم دوات لے کر آئیں۔ رکھے جانے کی صورت میں رہائش کا خود اپنا بندوبست کرنا ہو گا۔

محمد احمد قمر

محاسب جماعت احمدیہ سیالکوٹ

سو فیصدی چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے احباب

(اکتیسویں قسط)

احباب جماعت احمدیہ پشاور جنہوں نے ۳۱ مارچ تک سو فی صدی چندہ تحریک جدید ادا کر دیا ہے

نمبر	نام	رقم
۱	ڈاکٹر مبارک احمد معہ اہل و عیال	۸۰۰
۲	مکرم خان خلیل احمد صاحب	۴۰۰
۳	اہلیہ محترمہ " "	۱۲۰
۴	منجانب مرحومین " "	۶۰
۵	چوہدری رکن دین صاحب معہ اہل و عیال	۳۱–۸۴
۶	بشیر احمد صاحب چوہدری	۵۰–۵
۷	محمد حسین صاحب پھیری والے	۵۰–۱۰
۸	ڈاکٹر رشید احمد صاحب	۳۵
۹	محمد حسین صاحب کاز ریڈیو	۲۵–۷
۱۰	مرزا مقصود احمد صاحب	۱۵۰
۱۱	حافظ محمد اعظم صاحب نسیم	۲۵–۱۰
۱۲	محمد طفیل صاحب	۱۰
۱۳	ماسٹر عبدالرحیم صاحب دالکھوہ	۵۰

وکیل المال اول تحریک جدید

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار امسال بی ایس سی فرسٹ ایر کے امتحان میں شریک ہو رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ مجھے اور میری باقی ساتھی لڑکیوں کو اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔ امۃ المتین لاہور کالج فار ویمن لاہور۔

۲۔ خاکسار کی بچی کا اپریشن ہونے والا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپریشن کامیاب ہو۔ اور عزیزی جلد صحت یاب ہو۔ (خاکسار محمد صدیق گوجرانوالہ)

ضرورت

سٹاکسٹس برائے مصنوعی کھاد

تمام منڈیوں اور قصبات اور ان مقامات میں جو ان علاقوں کے قریب ہیں جن میں کیمیاوی کھاد استعمال ہوتی ہے سٹاکسٹس کے طور پر تقرر ہونے کے سلسلہ میں کھاد کا کاروبار کرنے والے تاجروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ ہر درخواست کنندہ کو درخواست میں کھاد کے کام کے سابقہ تجربہ اگر کوئی ہو۔ گوداموں کے محل وقوع اور مطلوبہ ماہوار کوٹا کی تفصیلات درج کرنی چاہئیں۔

کارپوریشن کو کلی اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی ایک جگہ پر ایک سے زیادہ سٹاکسٹس مقرر کر دے۔ کارپوریشن کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ کسی بھی درخواست کو کوئی وجہ بتائے بغیر رد کر دے۔

درخواستیں زیر دستخطی کو ۳۰ رجون ۱۹۶۳ء تک پہنچ جانی چاہئیں درخواست کے ہمراہ ۵ ہزار روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ ویسٹ پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کراچی کے نام بطور زر ضمانت ارسال کیا جائے اور مالی حیثیت جو پچاس ہزار روپے سے کم نہ ہو کے متعلق بنک کا سرٹیفکیٹ بھی ارسال کرنا ضروری ہے نیز اس علاقہ کی وضاحت بھی ضروری ہے جس کے لئے درخواست دی جا رہی ہو۔

کامیاب ہونے والے درخواست کنندگان کو کارپوریشن کے ساتھ معاہدہ پر دستخط کرنا ہوں گے اور ان تمام شرائط کی پابندی کرنا ہوگی جو کارپوریشن کی طرف سے وقتاً فوقتاً مقرر کی جائیں۔

اگر زمیندار بطور سٹاکسٹ کام کرنے کے لئے درخواست دینا چاہیں تو وہ بنک سرٹیفکیٹ کی بجائے مالی حیثیت کے متعلق تحصیل دار یا تحصیل یا تعلقہ کے مختیار کار کا جاری کردہ سرٹیفکیٹ بھی قابل قبول ہوگا۔

چونکہ کھاد کی فروخت کے سلسلہ میں سٹاکسٹس کے تقرر سے متعلق ڈبلیو پی آئی ڈی سی کے اشتہار کے جواب میں جو بہت سی درخواستیں موصول ہوئی ہیں وہ نامکمل ہیں درخواست دہندوں نے اپنی درخواستوں کے ساتھ بنک ڈرافٹ یا مالی حیثیت کے متعلق بنکوں یا پھر تحصیلداروں / مختار کاروں کے سرٹیفکیٹ منسلک نہیں کئے ہیں اس لئے درخواستیں وصول کرنے کی تاریخ اب ۱۵ دن تک بڑھا دی گئی ہے اب درخواستیں جو ہر لحاظ سے مکمل ہوں ۳۰ رجون ۶۳ء تک زیر دستخطی کو پہنچ جانی چاہئیں۔

سینئر ایگزیکٹو

(کیمیکل انڈسٹریز ڈویژن)

ڈبلیو۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی۔ کراچی نمبر ۴

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کا مجوزہ بجٹ برائے سال ۶۴-۱۹۶۳ء

امسال رفاہی کاموں پر ۱۳۴۴۹۰ روپے خرچ کئے جائیں گے

ربوہ ۲۴ جون پروفیسر بشارت الرحمن ایم اے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے نامہ نگار الفضل کو ایک خصوصی ملاقات میں بتایا کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے اپنے اجلاس مورخہ ۲۰ مئی ۶۳ء ۱۲۲۹۰۰/- روپے کا مجوزہ بجٹ آمد منظور کیا ہے اس کے مقابل پر مجوزہ بجٹ آمد منظور کیا ہے اس کے مقابل پر مجوزہ بجٹ خرچ ۱۳۴۴۹۰ روپے منظور کیا گیا ہے گویا بجٹ ۱۲۵۹۰/- روپے کے خسارہ کا بجٹ ہے یہ خسارہ گزشتہ سال کی بچت ۲۳۱۳۴ روپے میں سے پورا کیا جائے گا۔

بجٹ خرچ میں عملہ وغیرہ کے اخراجات کے علاوہ بعض ضروری اور اہم تعمیری کاموں کے اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے

۱۔ ٹیوب ویل ۱۵۰۰۰ روپے

یہ ٹیوب ویل انشاء اللہ العزیز محلہ دارالرحمت غربی میں غلہ منڈی کے علاقہ میں لگایا جائے گا اس کے ذریعہ سے ربوہ کے جنوبی محلہ جات میں شجرکاری کا کام شروع کیا جائے گا اس مقصد کے لئے بیلداروں اور سائر اخراجات کے لئے ۳۶۴۰ روپے اور اخراجات بجلی کے لئے ۴۷۰۰ روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔ یہ آخرالذکر رقوم ۱۵۰۰۰ روپے کے علاوہ ہیں

۲۔ سٹریٹ لائٹ کے لئے ۹۶۰۰ روپے رکھے گئے ہیں۔ ٹیوب ویل کی بجلی کی متذکرہ بالا رقم کو ملا کر یہ کل رقم ۱۲۰۰۰ روپے ہو جاتی ہے۔

۳۔ تعلیم

۱۰۰۰ روپے گرانٹ برائے پرائمری سیکشن تعلیم الاسلام ہائی سکول وبرائے پرائمری سیکشن نصرت گرلز ہائی سکول۔

۴۔ پبلک ہیلتھ

۴۲۵۶۰ روپے اس رقم میں عملہ صفائی وغیرہ کے اخراجات کے علاوہ بعض اہم تفاصیل حسب ذیل ہیں

(۱) تعمیر ڈسٹ بنز ۱۰۰۰ روپے
(۲) پبلک لیٹرینز ۱۰۰۰ روپے
(۳) نالیاں ۳۰۰۰۰ روپے
(۴) وبائی امراض کی روک تھام ۴۰۰۰ روپے

۵۔ سڑکیں

۲۰۰۰ دو ہزار روپے

۶۔ متفرق اخراجات بسلسلہ واٹر سپلائی

۱۰۰۰ ہزار روپے

واٹر سپلائی کے سلسلہ میں مکرم چیئرمین صاحب نے وضاحت کی کہ ڈائریکٹر صاحب واٹر سپلائی پبلک ہیلتھ انجینئرنگ لاہور نے ربوہ واٹر سپلائی کے لئے تازہ

تخمینہ اخراجات ۶۰۶۷۰۰ روپے (چھ لاکھ چھ ہزار سات سو روپے) کا تیار کر کے بھجوایا ہے۔ یہ تخمینہ گزشتہ سال کے رف تخمینے سے دوگنے سے بھی زائد ہے اس سلسلہ میں ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے مسلسل کوشش ہو رہی ہے کہ کسی طرح جلد از جلد اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے مکرم چیئرمین صاحب نے احباب و بزرگان سے درخواست کی ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی خاص دعاؤں سے ان کی امداد فرمادیں کیونکہ اس کام میں بہت سی مشکلات حائل ہیں اللہ تعالیٰ انہیں آسان کرے۔ اور اہل ربوہ کو جلد از جلد شیریں وصحت بخش پانی میسر آسکے موجودہ پانی کا اہالیان ربوہ کی صحتوں پر بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ یہ مشکلات صحیح کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حل ہو سکتی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کارکنان کو صحیح کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمادے اور ارباب حکومت کو بھی توفیق دے کہ وہ اہل ربوہ کی اس عظیم تکلیف کا احساس کریں۔ اور دست تعاون دراز کریں

آخر میں مکرم چیئرمین صاحب نے تمام اہالیان ربوہ سے اپیل کی کہ ٹاؤن کمیٹی کے کاموں میں کمیٹی کے عملہ کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمادیں جس کی بعض صورتیں یہ ہیں۔

۱- کمیٹی کے ٹیکسز کے بقایاجات کو جلد از جلد ادا کر دیا جائے۔

۲ - نئے ٹیکسز کو بھی نوٹس وصول ہونے کے بعد فوراً ادا کیا جائے

۳ - کمیٹی کے عملہ کے کام کے سلسلہ میں اگر کوئی شکایت پیدا ہو تو تحریری طور پر سیکرٹری صاحب ٹاؤن کمیٹی کو رپورٹ کی جائے ایک کاغذ پر صرف ایک امر کا ذکر ہونا چاہیئے۔ اگر اس کا تدارک نہ ہو تو چیئرمین کو تحریری طور پر متذکرہ بالا شرط کو ملحوظ رکھتے ہوئے اطلاع دی جائے۔

۴ - کمیٹی کے کام کے سلسلہ میں ضروری مشورے اور تجاویز معین صورت میں تحریری طور پر چیئرمین کو ارسال کی جائیں۔ اسی میں بھی یہ ضروری ہے کہ ایک کاغذ پر صرف ایک امر کا ہی ذکر ہو۔

۵ - سب کارکنان کمیٹی کے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دیانت۔ امانت تقوی۔ خدا ترسی۔ ہمدردی مخلوق اخلاص اور محنت کے جذبات سے کام کرنے کی توفیق عطا کرے کیونکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہی منحصر ہے کہ کارکنان میں یہ خصائل پیدا ہو جائیں کہ وہ صحیح رنگ میں خدمات بجا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔

مبلغ برٹش گی آنا مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ اور ان کے اہل و عیال کیلئے دعا کی تحریک

جنوبی امریکہ کے ملک برٹش گی آنا میں قریباً دو ماہ سے ڈاک تار اور ذرائع حمل ونقل کے اداروں میں کام کرنے والوں نے ہڑتال کر رکھی ہے احباب کو علم ہے کہ اس ملک میں ہمارے نہایت مخلص اور مستعد انگریز مبلغ مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ کام کر رہے ہیں ان کے اہل و عیال بھی ان کے ساتھ ہیں اس ہڑتال کی وجہ سے انہیں سخت تکلیف ہے اشیائے خوردنی اور دیگر روزمرہ کی اشیاء کی گرانی انتہا کو پہنچ گئی ہے ڈاک اور تار کا سلسلہ منقطع ہے ہمیں ان کے خطوط ایک ماہ کے بعد ملے ہیں جس میں بڑی تشویش کا اظہار ہے ایسے حالات میں احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ وہاں پر حالات جلد سے جلد معمول پر آجائیں اور تکلیف کے ایام ختم ہوں اور اسلام اور احمدیت بھی وہاں جلد از جلد پھیل جائے آمین۔ (نائب وکیل التبشیر)

بقیہ صفحہ ۲ سے آگے

انجیل کا تو لفظاً یہ حکم ہے کہ حرام کاری کے سوا طلاق نہ دی جائے وہاں اب اتنی اتنی بات پر طلاق دی جانے لگی ہے کہ چونکہ میرا شوہر میری بلی یا میرے کتے کو پیار نہیں کرتا میں اس سے طلاق لینا چاہتی ہوں۔ آج عیسائی یورپ اور امریکہ کثرت طلاق کی وجہ سے اتنا نالاں ہے کہ دنیا کی کوئی قوم ایسی نالاں نہ ہوگی۔ ادھر شادی ہوتی ہے اور ادھر طلاق کا مقدمہ دائر ہو جاتا ہے پھر ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو طلاق کے قانون کی سختی کی وجہ سے نہایت تباہ حالی کی زندگی گزار رہے ہیں اور ایسے دوزخ میں زندگی بسر کر رہے ہیں جس میں نہ وہ جیتے ہیں اور نہ مرتے ہیں۔

اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح نے جو کچھ طلاق کے متعلق کہا ہے وہ سخت غیر فطری ہے اور یقیناً ایک نبی اللہ ایسا قانون دنیا کو نہیں دے سکتا جس کے نتائج اتنے خطرناک ہیں کہ ان کو بیان نہیں کیا جا سکتا اس سے ظاہر ہے کہ یسوع مسیح نے یہ بات محض ایک سخت مرض کے علاج کے طور پر کہی تھی کوئی الٰہی قانون ایسا نہیں دیا تھا جو ہر زمانہ میں قابل عمل ہو اور نہ آپ نے موسوی شریعت کو منسوخ کیا تھا بلکہ عیسائیوں نے غلط فہمی سے ایسا سمجھ لیا اور اس سے شریعت کی منسوخی کا استدلال محض اس غلط فہمی کی وجہ سے کیا۔

اعلان نکاح

برہے عزیزم عبدالغفور اسلم سٹینو نیشنل بنک آف پاکستان کراچی کا نکاح مورخہ ۶/۶/۶۳ قبل نماز جمعہ مسجد احمدیہ میکلوڈ روڈ کراچی میں مولانا مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا نے ہمراہ عزیزہ بشریٰ ضیاء بنت مکرم شیخ خادم حسین صاحب سیکشن آفیسر وزارت خارجہ پاکستان دو ہزار پانچ صد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت اور خوشی کا موجب بنائے آمین۔ (محمد ظہور خان پٹیالوی احمد نگر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

درخواست دعا

بشیر احمد نور صاحب ابن سردار محمد یوسف صاحب مرحوم کراچی کا پانچ سال کا عرصہ ہوا موٹر سائیکل کا حادثہ پیش آنے کی وجہ سے بایاں ہاتھ اور پاؤں شل ہو گئے تھے جس کا اثر تاحال ان کے ہاتھ اور پاؤں پر ہے۔ اب وہ دوبارہ ہسپتال میں داخل ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

جلال الدین شمس

[illegible] درویش قادیان